بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسافر نے امام کو مقیم گمان کر کے اقتداء کی، جبکہ امام مسافر تھا، تو نماز کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید شرعی مسافر کو امام کے مسافر یا مقیم ہونے کا علم نہیں تھا، تاہم وہ امام کو مقیم گمان کر کے چار رکعت فرض عشاء کی نیت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا، لیکن امام نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا، تو ظاہر ہوا کہ امام صاحب شرعی مسافر ہیں۔ اب زید یہ گمان کر کے کہ اس نے چار رکعت کی نیت کر لی ہے اور چار پڑھنا لازم ہے، وہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور چار رکعت پوری کر کے نماز مکمل کر لیتا ہے۔

شرعی رہنمائی فرمائیے کہ اس کی نماز کا کیا حکم ہے، نماز درست ہوگئی یا قضاء لازم ہے؟ نیز اس معاملہ میں زید کو کیا کرنا چاہیے تھا کہ نماز درست ادا ہو جاتی؟

جواب

بیان کردہ صورت میں زید پر دوبارہ دو رکعت نمازِ عشاء ادا کرنا واجب ہے اور وہ دو رکعت واجب الاعادہ یعنی ذمہ پر واجب کی نیت سے ادا کرے گا، جس میں نیت یہ ہوگی کہ جو کمی رہ گئی اس کا ازالہ کر رہا ہوں۔ صورتِ مذکورہ میں زید پر لازم تھا کہ دو رکعت پر جب امام کا مسافر ہونا معلوم ہو گیا تھا، اسی وقت امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیتا، اور اس کی نماز بغیر کسی کراہت کے درست ادا ہو جاتی۔

مسئلہ کی مزید تفصیل یہ ہے کہ امام کے مقیم یا مسافر ہونے کا علم ہونا صحتِ اقتداء کی شرائط میں سے ہے، لیکن یہ نماز شروع کرتے وقت ہی معلوم ہونا ضروری نہیں، بلکہ بعد میں یعنی دورانِ نماز بھی معلوم ہو جائے، تو اقتداء درست ہو جاتی ہے۔ اور صورتِ مذکورہ میں جب زید کو دورانِ نماز معلوم ہو گیا تھا، تو یہی کافی تھا اور اس پر لازم تھا کہ وہ امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیتا، لیکن چونکہ اس نے قصداً چار رکعت مکمل کی ہے اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تھا، تو فرض ادا ہو گئے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں، مگر ترکِ واجب کے سبب کراہتِ تحریمی کا مرتکب اور گنہگار رہا، لہٰذا اس پر توبہ کرنا اور دوبارہ دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ زید چار رکعت کی نیت کر چکا تھا، تو اس حوالے سے جواب یہ ہے کہ نماز میں رکعتوں کی تعداد معین کرنا شرعاً لازم و ضروری نہیں، بلکہ اگر کوئی غلطی سے زیادہ رکعتوں کی نیت کر بھی لے، تب بھی وہ لازم نہیں ہوتیں، مثلاً: مسافر نے دو کی نیت کرنی تھی اور چار کی کر لی، تو اس غلطی کی وجہ سے چار رکعتیں پڑھنا لازم نہیں ہو جاتیں، اس لیے کہ مسافر کا دو کی بجائے چار رکعتوں کی نیت کرنا، یہ مشروع کو بدلنے کی نیت ہے اور مشروع کو بدلنے کی نیت لغو ہوتی ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

دو کی بجائے چار رکعتیں ادا کرنے والے مسافر کے فرض ادا ہونے کی تفصیل کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے :"(فلو اتمّ مسافر، ان قعد فی) القعدة (الاولیٰ تمّ فرضه و) لکنّه (أساء) لو عامداً لتاخیر السلام وترک واجب القصر" ترجمہ : اگر مسافر نے نماز مکمل پڑھ لی اور قعدہ اولیٰ میں بیٹھا ، تو اس کے فرض مکمل ہو گئے ، لیکن برا کیا جب کہ جان بوجھ کر ایسا کیا ہو ، اس لیے کہ سلام میں تاخیر ہوئی اور قصر کا واجب ترک ہوا ۔ (تنویر الابصار مع در مختار ، جلد2 ، صفحہ 734،733 ، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں :"فعلم انّ الاساءة هنا كراهة التحريم" ترجمہ : معلوم ہوا یہاں اساءۃ سے مراد کراہتِ تحریمی ہے ۔ (ردالمحتار مع الدر المختار ، کتاب الصلاۃ ، جلد 2 ، صفحہ 734 ، مطبوعہ کوئٹہ)

مسافر نے جان بوجھ کر دو کی بجائے چار رکعتیں ادا کیں ، تو اعادہ لازم ہونے کے متعلق علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں :"اذا صلی اربعاً متعمّداً اعادها" ترجمہ : جب (مسافر) جان بوجھ کر چار رکعتیں ادا کرے ، تو اس نماز کا اعادہ کرے ۔ (البنایۃ ، کتاب الصلاۃ ، جلد3 ، صفحہ 10 ، مطبوعہ کوئٹہ)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : "جس پر شرعاً قصر ہے اور اس نے جہلاً (پوری) پڑھی اس پر مواخذہ ہے اور اس نماز کا پھیرنا واجب ۔ " (فتاویٰ رضویہ ، جلد8 ، صفحہ 270 ، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

نیت میں رکعتوں کی تعداد معین کرنا شرط نہیں ، جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے :"(دون) تعيين (عدد ركعاته) لحصولها ضمناً، فلا يضر الخطاء في عددها" ترجمہ : رکعتوں کی تعداد معین کرنا نیت میں شرط نہیں کہ یہ ضمناً ہی حاصل ہے ، لہٰذا رکعتوں کی تعداد میں غلطی ہونا نماز کو نقصان نہیں دے گا ۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار ، جلد2 ، ص 121-120 ، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : " نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے ، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی ، تو نماز ہو جائے گی ۔ " (بہار شریعت ، جلد1 ، صفحہ 494 ، مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

اگر تعداد رکعات کی نیت میں غلطی ہو جائے ، تو وہ رکعتیں لازم نہیں ہوتیں کہ مشروع کو بدلنے کی نیت معتبر نہیں ، چنانچہ تبیین الحقائق علی کنز الدقائق ، بنایہ علی الہدایہ اور ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے ، واللفظ للاول :"(ويسجد للسهو، وإن سلم للقطع) معناه أنه يجب عليه أن يسجد للسهو، وإن أراد بالتسليم قطع الصلاة؛ لأن نيته **تغير المشروع فتلغو كما** لو نوى الظهر ستا أو **نوى المسافر الظهر أربعاً**" ترجمہ : نمازی سجدہ سہو کرے ، اگرچہ اُس نے نماز ختم کرنے کے ارادے سے سلام پھیر دیا ہو ، اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نمازی پر واجب ہے کہ وہ سہو کے سجدے کرے ، اگرچہ سلام پھیرنے سے اُس کا نماز ختم کرنے کا ارادہ ہو ، کیونکہ اُس نمازی کی یہ نیت مشروع کو تبدیل کرنے کی نیت ہے جو کہ لغو ہے ، جیسا کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز چھ رکعات کی نیت سے **یا مسافر ظہر**

کی نماز چار رکعات کی نیت سے ادا کرے **(تو اس کی یہ نیت ہی لغو ہوگی)**۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 199، دار الکتاب الاسلامی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9940

تاریخ اجراء: 04ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/22اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net